برائے "مؤقر الحق"

قسط ۴

تحریک روشنیہ کے بانی کا دعوئ نبوّت و رسالت

ایک تحقیقی جائزہ

از - مدرار اللہ صاحب مدرار نقشبندی

میری ہستی خدا کی ہستی میں گھل رہی تھی

۶۴ - ہستی من در ہستی او می گداخت (صراط التوحید)

ترجمہ - میری ہستی اس کی ہستی میں گھل رہی تھی ۔

اس عبارت میں بایزید نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو ظرف اور اپنی ہستی کو مظروف قرار دیا۔ اور مظروف ظرف سے فوق ہوتا ہے۔ اور اس پر بھی غور کیا جائے کہ جو چیز کسی چیز میں گھلتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گھلنے والی چیز نے اپنے ظرف میں نفوذ کیا۔ اور خداوند قدوس و برتر کی ذات کے بارے میں ایسی باتیں کہنا جو عقل و نقل کے صریحًا خلاف ہیں۔ بایزید ہی کا کام ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حلول و اختلاط سے پاک ہے

بایزید کے مذکورہ الہامات و توہمات سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے بارے میں غلط اور فاسد تصورات پیدا ہوتے ہیں جن کا ہم مختصرًا ازالہ کرتے ہیں۔ امام ابن تیمیہ نے فرمایا۔

ولیس معنی قولہ وھو معکم انہ مختلط بالخلق فان ھذا لا توجبہ اللغۃ وھو خلاف ما اجمع علیہ سلف الامۃ وخلاف ما فطر اللہ علیہ الخلق بل القمر آیۃ من ایات اللہ من اصغر مخلوقاتہ وھو موضوع فی السماء وھو مع المسافر وغیر المسافر اینما کان وھو سبحانہ فوق عرشہ رقیب علی خلقہ (العقیدۃ الواسطیۃ ص۱۴۳)

ترجمہ۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "وہو معکم" کے یہ معنی نہیں۔ کہ اللہ مخلوق کے ساتھ مختلط (گڈ مڈ) ہے۔ یہ مطلب لینا لغت کے خلاف بھی ہے اور اجماع سلف کے بھی خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس فطرت کے بھی خلاف ہے جس پر اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ بلکہ چاند اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور وہ اللہ کی ادنیٰ مخلوقات میں سے ہے۔ اور وہ آسمان میں ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ مسافر اور غیر مسافر

سب کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور اللہ پاک اپنے عرش کے اوپر ہے اور اپنی مخلوقات پہ نگران ہے۔

قال الامام الذهبی فی کتاب العرش قیل لابی عبد اللّٰہ بن احمد بن حنبل اللہ فوق السماء السابعۃ علی عرشہ بائن من خلقہ وعلمہ وقدرتہ بکل مکان قال نعم۔

ترجمہ۔ امام ذہبی نے کتاب العرش میں کہا ہے کہ امام احمد بن حنبل سے کہا گیا کہ اللہ ساتویں آسمان کے اوپر اپنے عرش پر ہے اپنی مخلوق سے جدا ہے اور اس کا علم اور قدرت ہر جگہ پر ہے تو امام احمد نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔

اختصار کی خاطر ان دو حوالوں پر اکتفا کیا گیا جس سے بایزید کے اللہ کے بارے میں تمام خیالات باطلہ کی بخوبی تردید ہو جاتی ہے۔

قرآن میں تحریف لفظی ومعنوی | بایزید نے قرآن کے اندر بے شمار لفظی اور معنوی تحریفیں کی ہیں جن کو اختصار کی خاطر ہم چھوڑتے ہیں۔ اس نے مستقل تین آیتیں بھی جعلی بنائی ہیں۔ اور صاف کہا ہے کہ یہ قرآن کی آیتیں ہیں۔ جن میں ہم صرف ایک آیت پیش کرتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

وَمِنهُم مَن يَّنظُرُ اِلَى رَبِّهٖ بُكرَةً وَّ عَشِيًّا ۔ (خیر البیان ۲۹۳)

ترجمہ۔ یعنی بندوں میں سے ایسے بھی ہیں جو صبح و شام اپنی چشم سر کے ساتھ اللہ کو دیکھتے رہتے ہیں

اور ان بندوں میں سے بایزید کی اپنی ذات مراد ہے۔ بایزید صحیح عربی نہیں لکھ سکتا اس نے قرآن کے بعض کلمات کو مربوط کر کے یہ آیت بنائی ہے۔ بایزید جب کہ اللہ کی ذات میں اپنی ذات کے گھلنے اور نفوذ و سرایت کرنے کا قائل ہے۔ تو اللہ کی ذات کو صبح و شام دیکھنا اس کے مقابلے میں سہل بات ہے۔ بہر حال بایزید کے یہ دعاوی اور عقائد از روئے قرآن وسنت واجماع امت قطعی باطل اور مردود ہیں۔

قرآن کی آیتوں سے غلط استدلال | بایزید نے جابجا اپنے مطالب کی تائید بے شمار آیتوں سے کی ہے لیکن یہ استدلالات قطعی بے محل اور اس کے مقاصد سے کوئی تعلق نہیں رکھتے ہم یہاں ان میں سے صرف ایک نمونہ پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ

بایزید جیسا کہ مسئلہ ہے۔ مریضوں، عورتوں اور مسافروں پر نماز جمعہ فرض نہیں سمجھتا لیکن اگر ان میں سے کوئی حاضر ہو جائے تو اس کی نماز جمعہ ہو جاتی ہے اور استدلال کے طور پر یہ آیت پیش کی ہے۔

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا اِن زَعَمتُم اَنَّكُم اَولِيَاءُ لِلّٰهِ مِن دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا المَوتَ اِن كُنتُم صَادِقِينَ ۝ قرآن میں ہے عیاں (خیر البیان صہ ۱۴۴)

ترجمہ۔ اے یہود اگر تم گمان کرتے ہو کہ دوسرے لوگوں کے بغیر تم خدا کے دوست ہو تو تم موت چاہو اگر تم سچے ہو۔

اب غور کرو کہ مسافروں اور مریضوں کے نماز جمعہ ادا کرنے سے مذکورہ آیت کا کیا تعلق ہے۔ کیونکہ یہ آیت تو یہودیوں سے متعلق ہے۔ یہاں ایک لطیفہ پیدا ہو گیا اور وہ یہ کہ بایزید نے بے چارے مسافروں اور مریضوں کو نماز جمعہ ادا کرنے کا یہ صلہ دیا کہ انہیں یہودیوں کے ساتھ ملا دیا۔ ولنعم ما قیل

بجرم عشق توام می کشند غوغائیست تو نیز بر لب بام آ عجب تماشائیست

سات فرائض والی حدیث قدسی | بایزید نے بے شمار جعلی احادیث قدسی بنائی ہیں۔ مگر ان میں وہ حدیث قدسی بہت عجیب و غریب ہے جو اس نے فارسی میں بنائی ہے۔ اور جس کے ذریعے اس نے اللہ کی طرف سے مسلمانوں پہ سات نئے فرائض میں سے چوتھے فرض کا ذکر کرتے ہیں۔ اور فارسی کی جگہ اردو ترجمہ پہ اکتفا کرتے ہیں۔ بایزید نے اللہ کی طرف سے لوگوں پہ "فرض چہارم" یہ عائد کیا ہے۔

۶۵۔ پھر آخری شب میں بیدار ہو۔ اور وضو کرے اور میری عبادت میں بیٹھ جائے۔ اور منہ اپنے پیر کی طرف رکھے۔ اور اس کے تصور کو اپنے دل میں رکھے یہاں تک کہ صبح ہو جائے (صراط التوحید ص ۸۳)

بایزید نے اس جعلی حدیث قدسی میں لوگوں پہ یہ فرض کر دیا ہے کہ وہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کرے اور نماز تہجد ادا کئے بغیر عبادت میں بیٹھ جائے۔ جب کہ وہ اپنا منہ بایزید کی طرف رکھے اور قبلے کی طرف رخ نہ کرے چونکہ بایزید نے اپنے ایک گذشتہ الہام میں خدا کی طرف سے یہ واضح کیا تھا کہ وہ بحیثیت پیر تمام کعبے سے بہتر ہے۔ اور بایزید نے یہ بھی فرض کر دیا ہے کہ نہ صرف اس کی طرف رخ کرے بلکہ اس کے تصور کو بھی اپنے دل میں رکھے۔ لیکن اللہ کی طرف سے ان باتوں کو فرض قرار دینا اسلام کی بنیادیں ہلا دینے کے مترادف ہے۔

عربی اشعار پہ حدیث نبوی کا اطلاق | یوں تو بایزید کے دعاوی کی بنیاد جھوٹے الہامات، جھوٹی احادیث قدسی اور جعلی احادیث نبوی پر قائم ہے۔ لیکن اس نے اس سلسلے میں اتنی جسارت اور بیباکی سے کام لیا ہے کہ بعض عربی اشعار پہ بھی اس نے احادیث نبوی کا اطلاق کیا ہے اور برملا ان کو احادیث نبوی کہا ہے۔ ہم اختصار کی خاطر عربی کے دو شعر پیش کرتے ہیں جن کو بایزید نے بڑی جسارت کے ساتھ احادیث نبوی کہا ہے جو درج ذیل ہے۔

۶۶۔ من لم یکن للوصال اھلا۔ فکل احسانہ ذنوبا نبی علیہ السلام نے کہا ہے (صراط التوحید ص ۱۰۱)

ترجمہ۔ جو شخص وصال کا اہل نہ ہو تو اس کی ساری نیکیاں گناہ ہیں۔

یہ شعر خیر البیان میں بھی دو تین بار ذکر کیا ہے اور ہر بار اسے حدیث نبوی کہا ہے۔ اس شعر کے دوسرے مصرعے کے الفاظ دراصل یہ ہیں۔ "فکل طاعاتہ ذنوب" لیکن ایک تو بایزید نے عربی گرامر کے لحاظ سے اس میں غلطی کی اور دوسرے اس نے طاعاتہ کی جگہ احسانہ لکھا۔ یہ شعر مولانا ابو الکلام آزاد کے تذکرہ کے ص ۱۰۵ پر درج ہے۔ بہر حال بایزید اتنا دلیر ہے کہ بے دھڑک عربی شعر کو بھی حدیث نبوی کہتا ہے۔

۴۷ - وفی کل شیئ لہ آیۃ تدل علی انہ واحد

ترجمہ: اور ہر چیز اللہ کی نشانی ہے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کر رہی ہے۔

یہ شعر حضرت ملا علی قاری کی شرح فقہ اکبر میں موجود ہے۔ دراصل یہ شعر ابو العتاہیہ شاعر کا ہے اور اس کے ساتھ اس کے دو شعر اور بھی فقہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ خیر البیان میں اور بھی بہت سے شعر ہیں جن پر بایزید نے احادیث نبوی صلعم ہونے کی مہر لگائی ہے۔ اسلامی تاریخ میں جتنے جعلی حدیثیں بنانے والے گذرے ہیں۔ وہ یہ کام بڑی احتیاط سے کرتے تھے تاکہ کسی کو آسانی کے ساتھ ان کی جعلی حدیثوں کا پتہ نہ چل سکے۔ اگرچہ ہمارے محدثین کرام کی حق بین نگاہوں سے وہ اوجھل نہ رہ سکیں۔ اور انہوں نے ان جعلی احادیث کی نشان دہی کرتے ہوئے انہیں امت کی آگاہی کے لئے کتابی صورت میں شائع کیا۔ چنانچہ ملا علی قاری کی "موضوعات کبیر" اس سلسلے میں خاصی مشہور ہے۔ لیکن بایزید پیر ان "وضاعین حدیث" میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ کہ اس نے ٹوٹی پھوٹی عربی میں حدیثیں تو بنائی ہی لیں۔ عربی شعروں کو بھی احادیث نبوی کہہ ڈالا۔ اور اسی طرح اس نے دو جرموں کا ارتکاب کیا۔ ایک جعلی احادیث بنانے کا۔ اور دوسرا جرم یہ کہ اس نے شعر کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب کیا جب کہ آیت کریمہ

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ط

نص صریح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تو آپ کو شعر سکھایا اور نہ شعر ان کے شایان شان ہے۔

اسلام میں ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی | بایزید نے اسلام میں ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی۔ اور مسلمانوں میں ایک نیا "فرقہ روشنیہ" بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اہل سنت والجماعت اور مسلمانوں کے سواد اعظم سے کٹ گیا۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں فرقہ بندی اور فرقہ سازی کے خلاف سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اس کے لئے علم عقائد کی مشہور کتاب تمہید ابی شکور سالمی کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

" انا التفرق عن السنۃ والجماعۃ فتکون بدعۃ وضلالۃ ویکون صاحبہ من اھل النار (تمہید ۱۸۵)

یعنی اہل سنت والجماعت سے علیحدگی اختیار کرنا بدعت اور گمراہی ہے۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والا دوزخیوں میں سے ہے۔ تمہید نے یہ بھی بتایا ہے کہ اہل سنت والجماعت اور سواد اعظم سے صحابہ کرام ان کے تابعین۔ تبع تابعین اور وہ تمام لوگ مراد ہیں جو زمانہ نبوی صلعم سے لے کر آج تک جادۂ سنت پر مستقیم چلے آرہے ہیں اور وہ صحابہ کرام رضی سے دین اخذ کرتے ہیں۔ (تمہید ص ۱۸۵)

بایزید کا عقیدۂ تناسخ۔ | سب سے پہلے تناسخ کی تعریف جاننا ضروری ہے۔ اہل تناسخ کہتے ہیں کہ روئے زمین پر جتنے نباتات اور مختلف انواع و اقسام کے حیوانات پائے جاتے ہیں۔ یہ سب مختلف گناہوں کے نتیجے میں پیدا ہوتے

ہیں اور گناہ گاروں کے لئے قید خانے ہیں۔ اسی طرح دنیا میں جتنے انسان آباد ہیں ان سب کو ان کے پچھلے جنم کے کرموں کی وجہ سے جونیں دی گئی ہیں۔ اور انسان کو اپنی زندگی میں جو مصیبت، تکلیف، بیماری اور دکھ پہنچتا ہے یہ سب اس کے پچھلے گناہوں کی سزا ہے۔ عقیدہ ہنود کے مطابق یہ دنیا اربوں برس تک قائم رہتی ہے۔ پھر بگڑتی ہے پھر بنتی ہے۔ تناسخ کو آواگون بھی کہتے ہیں۔ آریہ سماج کے عقیدہ کے مطابق تناسخ کے معنی ہیں گناہوں اور نیکیوں کے باعث بار بار مختلف قالبوں اور صورتوں میں جنم لینا آریہ سماج کے مطابق کوئی گناہ معاف نہیں ہوسکتا جس کی سزا کے لئے یہی دنیا ہے۔ سزا بھگتنے کے لئے گناہ گاروں کو مختلف جونیں (صورتیں) دی جاتی ہیں۔ ہر گدھا کتا۔ اور سور گناہ گار روح کا قید خانہ ہے اور گناہوں کے مطابق سزا اور جونیں بدلنے کا یہ چکر چلتا رہے گا۔

تمہید ابی شکور سالمی نے کہا ہے کہ تناسخ کی چوراسی اقسام ہیں۔ اس ضمن میں اس نے لکھا ہے کہ

(تمہید ابی شکور سالمی ص ۲۱۵)

قالوا بان الانسان تارۃ یکون حشیشا و تارۃ یکون بھیمۃ و سباعا وغیرہ

ترجمہ۔ اہل تناسخ کہتے ہیں کہ انسان کبھی بھنگ میں ظہور کرکے نباتات بن جاتا ہے۔

اب تناسخ کے مندرجہ بالا مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے بایزید کے الہامات ملاحظہ ہوں۔

۶۸۔ بایزید! پوچھنے کا عذاب وہ ہے کہ موت کے بعد اس کو قہر کا فرشتہ ہیبت کے ساتھ اس سے پوچھنے کے لئے بھیجوں گا۔ اس کی صورت اور اعضاء کو اس کی نظر میں جھاڑ جیسا درخت جیسا کردوں گا بعیان۔ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون (خیر البیان ص ۲۶۴)

ترجمہ۔ اس کا حکم یہی ہے کہ جب کرنا چاہے کسی چیز کو تو کہے اس کو ہو تو وہ اسی وقت ہو جائے۔

اس الہام میں بایزید نے صاف کہا ہے کہ موت کے بعد میت جب اپنی صورت کو دیکھے گا تو اس کو اپنی صورت اختیار کرے گی۔ اور یہ تناسخ کی ایک قسم ہے جس کا بایزید صاف طور پر قائل ہے اور غضب یہ ہے کہ بایزید نے اپنے اس باطل عقیدے کی تائید میں مذکورہ آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے جس کا اس باطل عقیدے سے دور کا بھی تعلق نہیں۔

میت کو گوناگوں عذاب دینے کے بعد پھر زندہ کیا جائے گا

۶۹۔ پھر اس کو سیر فرمان سے آتشیں گرز مارے گا۔ پھر اس کو تحت الثریٰ تک پہنچاؤں گا۔ پھر اس کو قبر تک لے آؤں گا۔ میں اس کو زندہ کروں گا۔ میرے فرمان پر اس کو یہی عذاب دیا جاتا رہے گا بعیان۔ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝ جزاءً بما کانوا یکسبون (گفتند الشیاطین در آں دوزخ منازعت خواہند کرد پاداش بسبب چیزے کہ بودند کہ عمل مے کردند (قرآن میں ہے عیان) (خیر البیان ص)

اس الہام میں کئی باتیں قابل غور ہیں۔ ایک یہ کہ گناہ گار میت عذاب کے فرشتے کے آتشیں گرز مارنے سے تحت الثریٰ تک پہنچ جائے گا۔ اور یہ ان احادیث نبوی ﷺ کے قطعی خلاف ہے جن میں عذاب قبر کی کیفیت بیان کی

گئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ بایزید کے مطابق تحت الثریٰ سے پھر قبر میں لایا جائے گا۔ اور احادیث نبویؐ میں میت کا یہ نقل مکانی اور آمد و رفت مذکور نہیں۔ تیسری بات یہ کہ اللہ بایزید کو کہتا ہے کہ جب میں میت کو تحت الثریٰ سے قبر میں لے آؤں گا تو اس کو زندہ کروں گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بایزید کم از کم دو بار قبر یعنی عالم برزخ میں میت کے زندہ ہونے کا قائل ہوا۔ ایک بار زندگی تو وہ تھی کہ قبر میں رکھنے کے بعد عذاب کا فرشتہ اس کے پاس پوچھنے کے لئے آیا اور اس سے پوچھنے کے بعد اس کو آتشیں گرز سے مارا اور تحت الثریٰ تک پہنچا دیا۔ اور جب اسے تحت الثریٰ سے قبر تک واپس لایا گیا تو اس کو دوسری بار زندگی عطا کی گئی۔ تیسری بات یہ کہ بایزید نے کہا کہ میت کو یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جس کی حد اور نہایت اس نے نہیں بتائی۔ چوتھی بات یہ کہ اس نے اپنے اس الہام کی تائید میں جو آیت کریمہ پیش کی ہے وہ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب سے متعلق ہے۔ اور بایزید نے اس کو عذاب قبر سے متعلق کر دیا۔ اور تناسخ کا مطلب جاننے والے جانتے ہیں کہ بایزید نے دوزخ کے عذاب کو دنیا کے عذاب سے متعلق کر کے اہل تناسخ کے عقائد باطلہ کا ساتھ دیا۔ الغرض بایزید کے مذکورہ الہامات اور ان کی جزئیات بایزید کے عقیدۂ تناسخ پر صریحاً دلالت کر رہی ہیں۔

اب صراط التوحید کا حوالہ ملاحظہ کیجئے۔

عالم حیات اور عالم ممات کی کوئی حد و پایان نہیں ہے

۷۰۔ آں صحرا کہ دیدی مانند زمین است و مانند آبادانی دنیا است و آں دو قافلہ کہ دراں دو شہر میدیدی۔ آں مانند عالم حیات است و مماتست کہ بعضے می آیند و بعضے میروند کہ حد و نہایت ہیچ یکے را دیدہ نمی شود (صراط التوحید ص ۱۳)

ترجمہ۔ وہ صحرا جو تم نے دیکھا زمین کی مانند ہے۔ اور آبادی کی مانند دنیا ہے اور وہ دو قافلے کہ اس شہر میں تو دیکھتا تھا وہ عالم حیات اور عالم ممات کی مانند ہے کہ بعض آتے ہیں اور بعض جاتے ہیں اور ہر دو قافلوں کے آنے جانے کی کوئی حد اور نہایت نہیں ہے۔ (جاری ہے)

جوانِ امروز ...... (از ص ۲۹)

نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے!

میں جانتا ہوں کہ تمہارا دل نور فکر و عمل سے روشن ہے اور منوّر!

تقدیر امم بدل ڈالنا تمہاری سرشت ہے اور فطرت!

تو پھر اٹھو کہ انتظار کی اب کوئی گنجائش نہیں رہی۔ مشرق و مغرب میں تعمیر نو کے لئے ایک انقلابی دور کا آغاز تمہارا منتظر ہے۔

جاگو اور بزم جہاں کو شمع فروزاں سے روشن کر دو اور حسن اخلاق اور علم و عمل صالح سے اسے آراستہ کر دو۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو!